ہر دور میں اہلِ عزیمت کی معتد بہ جماعتیں اور افراد نیابتِ نبوی میں تزکیہ کے اس فریضے کو سرانجام دیتے آئے ہیں۔ تاریخِ اسلامی میں تزکیہ کے لیے باقاعدہ ایک ادارے کی شکل بھی قرونِ اولیٰ سے موجود رہی ہے جب اہل اللہ کی مسند ہائے ارشاد طالبانِ الٰہی کے لیے استفادے کا مرکز ہوا کرتی تھیں۔ جہاں اپنے اپنے زمانوں کے یہ ائمہ، مسترشدین کی رہنمائی فرماتے تھے۔ بعد کے زمانوں میں ان مراکز کو کہیں زاویہ کا نام دیا گیا، کہیں دائرہ اور کہیں خانقاہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

زیرِ نظر کتابچہ اسی بابرکت خانقاہی نظام کے تعارف اور معنویت کے ادراک کے لیے کی گئی ایک تقریر ہے جو ممتاز عالم جناب مولانا خواجہ ابوالکلام صدیقی نے ۲۶ جون ۲۰۱۰ء کو جامع مسجد سرّ اجاں، حسین آگاہی بازار، ملتان میں ارشاد فرمائی۔ اس موقع پر خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین جناب مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ بھی تشریف فرما تھے۔ بعد میں جناب قاری عبدالرحمٰن رحیمی نے اہتماماً اس تقریر کو قلمبند کرا کے شائع کرایا۔

کتابچے میں اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے خانقاہی نظام کی اصالت و شرعی حیثیت، تاریخ و اکابر، مشہور سلاسل، خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ کی تاریخ، اوراد و اشغال اور امتیازی خصوصیات کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ خانقاہی نظام اور تصوّف کے بارے میں اُٹھنے والے سوالات اور شبہات کو بھی حل کرنے کی مخلصانہ کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نافع بنائیں۔

● **نام کتاب:** صہیونیّت، قرآن مجید کے آئینے میں　　**تالیف:** انجینئر مختار حسین فاروقی　　**ضخامت:** ۳۰۰ صفحات

**قیمت:** ۴۲۵ روپے　　**ناشر:** مکتبہ قرآن اکیڈمی، لالہ زار کالونی نمبر 2 ٹوبہ روڈ۔ جھنگ فون: 63-047-7630861

انسان کی تاریخ کی کہانی میں جہاں سے انسان کا تذکرہ شروع ہوتا ہے خیر و شر کی باہمی کشمکش بھی اتنی ہی پرانی ہے۔ خیر اور شر، دونوں کے مظاہر ضرور تبدیل ہوئے ہیں لیکن اساسی حیثیتیں ہمیشہ برقرار رہی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں فاضل مصنف نے ’’صہیونیت‘‘ کی بدنامِ زمانہ تحریک کو قرآنِ مجید کے آئینے میں پہچاننے اور شناخت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے مصنّف جناب انجینئر مختار فاروقی تنظیم اسلامی کے مکتبۂ فکر سے وابستہ معروف صاحبِ نظر و قلم ہیں۔ ماہنامہ ’’حکمتِ بالغہ‘‘ کی ادارت، مکتبہ قرآن اکیڈمی، جھنگ کے تحت کتب کی اشاعت اور درسِ قرآن جیسی بابرکت مصروفیات رکھتے ہیں۔

قرآن کریم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو رہتی دُنیا کے متقین کے لیے رہنمائی کا مصدر ہے۔ لیکن معاصر اصطلاحات و اسماء کو قرآن مجید میں مذکور مصطلحات و مسمیات پر منطبق کرنا ایک عمیق علمی سرگرمی ہے جسے سرانجام دینے کے لیے اور کسی چیز سے اجتناب ضروری ہو یا نہ ہو البتہ جلد بازی سے ضرور بچنا چاہیے۔ قرآنِ کریم کے مفاہیم کی اپنے زمانے سے تطبیق کا کام ایسا معمولی اور ’’وقتی‘‘ نہیں ہے کہ تھوڑی سی مماثلت پائے جانے پر قرآنی مضامین کے مصداق طے کر لیے جائیں۔ ایسا رویہ کم از کم غیر محتاط ضرور کہلائے گا۔ صہیونیت موجودہ زمانے میں ’شر‘ کا ایک مظہر ہے۔ ہنگری کے

باشندے تھیوڈور ہرزل کی سنہ ۱۸۹۶ء میں لکھی جانے والی کتاب ''ڈیر جُوڈن سٹاٹ'' (Der Judenstaat یہودی ریاست) کو صہیونیت کا نکتۂ آغاز سمجھا جاتا ہے۔ فاضل مصنف سے بجا طور پر توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ اس کتاب اور اس کی تشریحی تصنیفات میں موجود 'شر' کو قرآنِ مجید کی روشنی میں سامنے لانے کی سعی فرماتے اور نورِ ہدایت سے اس کی ظلمت کے دریا کو پایاب کرتے۔ لیکن فاضل مصنف اس توقع کا بوجھ نہیں سہار سکے اور ابتدائے آفرینش سے آج تک نورِ خدا سے ستیزہ کار 'کفر' اور 'شر' کی تمام کارستانیوں کو 'صہیونیت' کے ضمن میں ہی ذکر کیا ہے، کہ ''یہ سب ابلیسیت ہے، اور ابلیسیت کا مظہرِ اعظم اس دور میں صہیونیت ہے، لہٰذا یہ سب صہیونیت ہے''۔ لیکن اس طرح تو اس کتاب کا نام بدل کر صہیونیت کی جگہ ''قادیانیت، قرآن کے آئینے میں'' یا ''بہائیت قرآن کے آئینے میں'' یا کسی اور کفریہ نظامِ عقیدہ وعمل کا نام رکھا جا سکتا ہے۔ یہ سب آیات اسی سیاق وسباق کے ساتھ اُس دوسرے کفر پر بھی پوری طرح ''فٹ'' بیٹھیں گی۔

اللہ تعالیٰ فاضل مصنّف کو اُن کی نیک نیتی کا اجر دیں، اُن کے جذبات کو قبول فرمائیں اور اپنی بات کو بہتر کرنے اور بہتر طریقے سے کہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

● کتاب ''مولانا عطاءاللہ کیمبل پوریؒ، سوانح وخدمات'' مبصر: (ڈاکٹر محمد عمر فاروق)

مؤلف مفتی ہارون مطیع اللہ صفحات ۳۶۱ قیمت درج نہیں

ملنے کا پتا عطاءاللہ اکیڈمی، جامعہ اصحاب صفہ، مجید پاڑہ، بلاک ۱۰، گلشن اقبال کراچی

حلقۂ احرار میں فدائے احرار مولانا محمد گل شیر شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی بھی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ انہی کے داماد اور درویش عالم دین مولانا عطاء اللہ کیمبل پوریؒ کی سوانح اور ان کی مبارک یادوں کو اُن کے فاضل فرزند محترم مولانا مفتی ہارون مطیع اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے مرتب کیا ہے۔ جن سے پتا چلتا ہے کہ مولانا عطاء اللہ کیمبل پوریؒ نے کس طرح غربت میں دین کی تعلیم حاصل کی اور جب تحصیل علم سے منور ہو کر عملی زندگی میں آئے تو اُن کی حیات مبارکہ کس طرح باطل مذاہب کے رد میں صرف ہوئی۔ مولانا عطاء اللہ مرحوم ہمیشہ طلباء سے محبت وانس فرماتے اور ان کی ہر ممکن مدد کرتے تھے۔ تاکہ طلباء اپنی ضروریات سے بے فکر ہو کر یکسوئی سے علم دین حاصل کر سکیں۔ کتاب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اپنے وقت کی ممتاز دینی شخصیات سے ان کے ذاتی مراسم قائم تھے اور وہ سبھی ان کی درویشی، سادگی، خداترسی اور حق گوئی کے نہ صرف معترف تھے، بلکہ ہمیشہ ان کے لیے دعا گو رہا کرتے تھے۔ مولانا عطاءاللہ کیمبل پوریؒ جمعیت علماء اسلام سے وابستگی رکھتے تھے اور جمعیت کی تحریکوں میں ان کو جیل بھی جانا پڑا، مگر وہ استقامت کے ساتھ اپنے مشن کی تکمیل کے لیے رواں دواں رہے۔ کتاب پچیس ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں ان کی زندگی کے مختلف ادوار، معاصر شخصیات کا نثری اور منظوم خراجِ تحسین، مکاتیب اور ان کی تعمیر کردہ مساجد وغیرہ کی تصاویر بھی شامل ہیں۔ یہ مؤلف کی پہلی تخلیق ہے امید ہے کہ نقاش نقش ثانی بہتر کشد زاول کے مصداق ان کی آئندہ کی تخلیقات مزید خوبصورت ہوں گی۔